اَدَبِیّات

حریم نیم شبی

از

حضرت روش صدیقی

جدید ہندوستان میں حضرت روش صدیقی کا مقام ایک جانا پہچانا مقام ہے، موصوف ہمارے ملک کے بلند پایہ اور پاک باز و پاک نہاد ادیب و شاعر ہیں، "حریم نیم شبی" ان کے کمال کا قابل دید و شنید نمونہ ہے، روحانیت کے جذبۂ صادق میں ڈوبی ہوئی اس نظم کا ایک ایک بند پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے، اس میں سورۂ مُزّمّل شریف کے مضامینِ عالیہ کا دل پذیر اور جامع خلاصہ نہایت سادہ اور اثر انگیز اسلوب میں انتہائی احتیاط اور دیدہ وری سے پیش کیا گیا ہے۔

"برہان"

(۱)

اے صاحبِ گلیم و ردا! اے مرے خلیل
یہ رات رات بھر تری بیداریِ طویل
تا صبح یہ قیام و عبادت، بجا، ___ مگر
آرام و خواب کا بھی کوئی وقتِ مختصر
بس ہے قیامِ نیم شب، اہلِ نیاز کا
یہ وقت ہے خشوع و خضوعِ نماز کا
کچھ کم ہویا سوا تو سزاوارِ حال ہے
شایانِ حال، حسن رہِ اعتدال ہے

(۲)

شب کے لئے تلاوتِ قرآں ہے زندگی
بے ذکر و فکر خواب پریشاں ہے زندگی
طے اس طرح قیام کی راہِ دراز ہو
روشن کلامِ حق سے شبستانِ راز ہو
آراستہ ہو، خلوتِ قلبِ سلیم اب
نزدیک ہے تجلیِ امرِ عظیم اب

شب زندہ داریوں سے نکھرتی ہے زندگی — بیداریِ یقیں سے سنورتی ہے زندگی
دشوار تر ہے سہل نہیں ہے قیامِ شب — لیکن، فروغِ دانش ودیں ہے قیامِ شب

(۳)

دن بھر طویل شغلِ ھدایت ہے یا نبی — شب کا سکوت حسنِ عبادت ہے یا نبی
مشغولِ ذکرِ حق ہو، کمالِ رضا کے ساتھ — یادِ خدا ہو خدمتِ خلقِ خدا کے ساتھ
راز آشنائے ترک وطلب ہو نفس نفس — سب سے جدا ہو، واصلِ رب ہو نفس نفس
ہر سانس سے فروغِ حیات دوام لے — پروردگارِ مشرق ومغرب کا نام لے
کوئی نہیں ہے اس کے سوا خالقِ حیات — وہ خالقِ حیات خداوندِ کائنات
آہنگِ روز و شب کا تسلسل اسی سے ہے — شایانِ ہر مقام، توکل اسی سے ہے
وہ کارساز، ارض وسما کا وکیل ہے — کیا ذکرِ شرق وغرب وہ سب کا کفیل ہے

(۴)

یہ گم نگاہ، تجھ سے جو غافل ہیں اے حبیب — کب تیری بزمِ قدس کے قابل ہیں اے حبیب
کرتے ہیں تذکرہ ترا، وہم وجنوں کے ساتھ — ہاں، اِن سے دور، عظمتِ صبر وسکوں کے ساتھ
ضد جاہلوں کو ہر سخنِ دل نشیں سے ہے — اندیشۂ جنوں ترے عزم ویقیں سے ہے
ان کا ذہینِ عصر کا انجام ہے قریب — پاداش اہلِ غفلت وآرام ہے قریب
اک مہلتِ قلیل ہے ان کے لئے ہنوز — کچھ وقتِ قال وقیل ہے ان کے لئے ہنوز
بھرپہ ہیں اور حلقۂ نارِ جحیم ہے — صد شعلہ درگلو وہ عذابِ الیم ہے
اُس دن زمیں کو زلزلہ آثار دیکھنا — دشت وجبل کو ریت کا انبار دیکھنا

(۵)

بھیجا ہے ہم نے تم میں وہ پیغمبرِ انام — شاہد ہے نیک وبد کا جو لاریب ولاکلام
جس طرح بہرِ مقصدِ تبلیغ ورہبری — بھیجا تھا ہم نے جانبِ فرعون اک نبی

فرعون سرکشی سے نہ ایمان لاسکا
ناداں، گرفتِ حق سے نہ خود کو بچا سکا

تم بھی بھٹک گئے جو طریقِ صواب سے
کیا بچ سکو گے سختیِ روزِ حساب سے

(۶)

وہ دن، وہ یومِ ہیبت و قہاری وجلال
بچے ہیں جس کے خوف سے پیرِ شکستہ حال

پھٹ جائے گا خشیت و دہشت سے آسماں
ہو کر رہے گا وعدۂ حق، برملا عیاں

(۷)

ہے پند راست، حرف و حکایت نہیں یہاں
اے اہلِ راہ! گوشۂ فرصت نہیں یہاں

جو چاہے، آئے منزلِ محمود کی طرف
راہیں کھلی ہیں کعبۂ مقصود کی طرف

(۸)

اے صاحبِ گلیم! ترا رب ہے باخبر
یہ ذکر، یہ قیام ترا، رات رات بھر

باصد خشوع، تیرے رفیقانِ خاص بھی
شب زندہ دارِ ذکر ہیں یا ایہا النبیؐ

تا نیم شب کبھی، کبھی دو ثلث رات تک
اذکار اور نماز سے کرتے ہیں دل خنک

تا ثلثِ شب بھی ذوقِ سجود و قیام ہے
بے شک یہ فائزینِ یقیں کا مقام ہے

ہے سخت تر، یہ طاعت جاں، روز یا نبیؐ
اللہ ہے علیم شب و روز، یا نبیؐ

تم میں سے کچھ مریض بھی کچھ ناتواں بھی ہیں
کچھ از پئے معاش و تجارت رواں بھی ہیں

جن کو جہاں میں فضلِ خدا کی تلاش ہے
حسنِ مآلِ فقر و غنا کی تلاش ہے

کچھ غازیانِ جادۂ دینِ خدا بھی ہیں
کچھ طالبانِ مکتبِ صدق و صفا بھی ہیں

اس پر بھی ذوق و شوق کا یہ اہتمام ہے
پاؤں پہ ہے ورم کہ سحر تک قیام ہے

کچھ حد بھی اس قیام کی ذکرِ شدید کی
رحمت ہو تم پہ ربِ غنی و حمید کی

اس شانِ بندگی کا ہی اعتراف ہے
امت کو اب نمازِ تہجد معاف ہے

کچھ دیر تک تلاوتِ قرآں سے، رات کو
روشن کرو، حریمِ شعورِ حیات کو

کچھ دیر تک یہ خلوتِ ذکر و قیام بھی
بیداریٔ حیات کا کچھ اہتمام بھی

ہاں، ہر نمازِ فرض کرو، وقت پر ادا
حسنِ حضورِ قلب ہو سجدوں میں رونما

سرچشمۂ لطافت و عفت نماز ہے
معراج ذوق و شوق کی صورت نماز ہے

دیتے رہو زکوٰۃ، کہ ہے زادِ آخروی
موقوف ہے زکوٰۃ پہ دل کی تونگری

قرضِ حسن، رضائے خدا میں، غنا یہ ہے
سب کچھ خدا کا، مسلکِ اہلِ وفا یہ ہے

"قرضِ حسن" ہے خدمتِ خلقِ خدا کا نام
بے لوث فیض و بخشش و جود و سخا کا نام

ان کی مدد قریب جو سب اقربا میں ہوں
ان کی مدد حبیب جو اہلِ صفا میں ہوں

اُن کی مدد جو دین میں "خیر العباد" ہوں
ان کی مدد جو عازمِ راہِ جہاد ہوں

ان کی مدد جو اہل "ھم المتقون" ہوں
ان کی مدد جو صبر و رضا کا ستون ہوں

اُن کی مدد شغف ہے جنھیں علمِ دیں کے ساتھ
ان کی مدد رواں ہیں جو شمعِ یقیں کے ساتھ

چشمِ کرم، مدام یتیم و یسیر پر
شفقت شکستہ دل پہ نوازش فقیر پر

لطف و عطا، بہ حالِ مساکین و بے نوا
جودِ تمام از پئے خوشنودیٔ خدا

ان کی مدد جو تنگ و زبوں ہوں، علیل ہوں
ان کی مدد جو شامل "ابن السبیل" ہوں

ان کی مدد، حزیں ہوں جو حالِ سقیم سے
مجبور ہوں جو قرض کے بارِ عظیم سے

ان کی مدد جو خود ہی سراپا سوال ہوں
ان کی مدد جو قیدیٔ حزن و ملال ہوں

مشکوٰۃ جلوہ گاہ زمین و زمن یہ ہے
یک لمعۂ تجلیٔ قرضِ حسن یہ ہے

بھیجو گے عاقبت کے لئے تم جو نیکیاں
پاؤ گے ان کو پیشِ خداوندِ دو جہاں

ہر کارِ خیر، صورتِ خیرِ کثیر سے
ہوگا قبول، فضلِ خدائے قدیر سے

دور از شمار رحمتِ ربِ کریم ہے
حُسنِ عمل کو مژدۂ اجرِ عظیم ہے

لازم ہے ہر نفس، طلبِ بخشش و نجات
لا انتہا ہے فضلِ خداوندِ کائنات

جنّت بھی ایک رشحۂ فیضانِ عام ہے
ہر ذرّہ، زیرِ دامنِ لطفِ تمام ہے

جس سر خوشی کا نام بہشتِ نعیم ہے
خوشنودیٔ خدائے غفور رحیم ہے